مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ

کنہیالال کپور

پیدائش : 1910 وفات : 1980

کنہیالال کپور چک ضلع لائل پور (موجودہ فیصل آباد، پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام ہری کپور تھا۔طنز و مزاح کے میدان میں کنہیالال کپور اہم مقام رکھتے ہیں۔ان کے اہم مضامین 'اخبار بینی'، 'چینی شاعری'، 'غالب ترقی پسند شعرا کی محفل میں' وغیرہ ہیں۔ان کی کتابوں کے نام سنگ وخشت، شیشہ وتیشہ، جنگ ورباب، نوکِ نشتر، بال وپر، نرم گرم اور گرد کارواں میں کنہیالال کپور کی زبان عام فہم ہے۔ان کا طنز و مزاح قاری کو زیرلب ہنساتا ہے۔وہ اپنے طنز و مزاح سے کسی فرد کی دل شکنی نہیں کرتے، بات میں بات پیدا کر کے قاری کو ہنساتے ہیں۔کبھی کبھی حقائق کو الٹ پھیر کر بھی مزاح پیدا کر دیتے ہیں۔

میں ایک چھوٹا سا لڑکا ہوں ایک بہت بڑے گھر میں رہتا ہوں۔زندگی کے دن کاٹتا ہوں، چوں کہ سب سے چھوٹا ہوں اس لیے گھر میں سب میرے بزرگ کہلاتے ہیں۔یہ سب مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔انھیں چاہے اپنی صحت کا خیال رہے نہ رہے میری صحت کا خیال ضرور ستاتا ہے۔دادا جی کو ہی لیجیے۔یہ مجھے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے کیوں کہ باہر گرمی یا برف پڑ رہی ہے۔بارش ہو رہی ہے یا درختوں کے پتے جھڑ رہے ہیں۔کیا معلوم کوئی پتّا میرے سر پر تڑاخ سے لگے اور میری کھوپڑی پھوٹ جائے۔ان کے خیال میں گھر اچھّا خاصا قید خانہ ہونا چاہیے۔ان کا بس چلے تو ہر ایک گھر کو جس میں بچے رہتے ہیں سینٹرل جیل میں تبدیل کر کے رکھ دیں۔وہ فرماتے ہیں بچوں کو بزرگوں کی خدمت کرنا چاہیے۔یہی وجہ ہے کہ وہ ہر وقت مجھ سے چلم بھرواتے یا پاؤں دبواتے رہتے ہیں۔

دادی جی بہت اچھی ہیں۔پوپلا منہ چہرے پر بے شمار جھُرّیاں اور خیالات بے حد پرانے۔ہر وقت مجھے

© not to be republished

بھوتوں، جنوں اور چڑیلوں کی باتیں سُنا سُنا کر ڈراتی رہتی ہیں: ''دیکھو بیٹا مندر کے پاس جو پیپل ہے، اس کے نیچے مت کھیلنا۔ اس کے اوپر ایک بھوت رہتا ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے جب میری شادی نہیں ہوئی تھی میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ اس پیپل کے نیچے کھیل رہی تھی کہ یک لخت میری سہیلی بے ہوش ہوگئی۔ اس طرح وہ سات دفعہ ہوش میں آئی اور سات دفعہ بے ہوش ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے چیخ کر کہا '' بھوت '' اور وہ پھر بے ہوش ہوگئی۔

اسے گھر پہنچایا گیا جہاں وہ سات دن کے بعد مرگئی۔ اور ہاں پرانی سرائے کے پاس جو کنواں ہے اس کے نزدیک مت پھٹکنا۔ اس میں ایک چڑیل رہتی ہے۔ وہ بچوں کا کلیجہ نکال کر کھا جاتی ہے۔ اس چڑیل کی یہی خوراک ہے۔''

پتا جی کا تکیہ کلام ہے '' نالائق۔'' ایک اور تکیہ کلام ہے '' جب میں طالبِ علم تھا۔'' وہ جب بھی مجھ سے گفتگو کرتے ہیں ان دونوں میں سے ایک تکیہ کلام ضرور استعمال کرتے ہیں۔

'' آج کتنے سوال نکالے؟''

'' جی دس۔''

'' صرف دس۔ نالائق۔''

’’آج تاریخ کے کتنے صفحے پڑھے؟‘‘

’’جی بیس۔‘‘

’’نالائق! جب میں طالبِ علم تھا پچاس صفحے روز پڑھا کرتا تھا۔‘‘

’’اکبر کون تھا؟‘‘

’’جی ایک بادشاہ تھا۔‘‘

’’نالائق! کہو ایک بہت اچھّا بادشاہ تھا۔‘‘

’’امتحان کیسے رہے؟‘‘

’’جی جماعت میں تیسرا رہا ہوں۔‘‘

’’نالائق! جب میں طالبِ علم تھا ہمیشہ اوّل آیا کرتا تھا۔‘‘

’’آج کتنی روٹیاں کھائیں؟‘‘

’’جی تین۔‘‘

’’نالائق! جب میں طالبِ علم تھا دس روٹیاں کھایا کرتا تھا۔‘‘

ماتا جی کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ پر ماتما نہ کرے اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ وہ مجھے تالاب میں تیرنے کے لیے اس لیے نہیں جانے دیتیں کہ اگر میں ڈوب گیا تو؟ آتش بازی کے اناروں، پٹاخوں اور پھلجھڑیوں سے اس لیے نہیں کھیلنے دیتیں کہ اگر میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی تو؟ خالی پستول ہاتھ میں نہیں لینے دیتیں کہ اگر یہ چل گیا تو؟ پچھلے دنوں میں کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا۔ ماتا جی کو پتہ لگ گیا۔ کہنے لگیں کرکٹ مت کھیلنا۔ بڑا خطرناک کھیل ہے۔ پر ماتما نہ کرے اگر گیند آنکھ پر لگ گئی تو؟

بڑے بھائی صاحب کا خیال ہے جو چیز بڑوں کے لیے بے ضرر ہے چھوٹوں کے لیے سخت مضر ہے۔ خود چوبیس گھنٹے پان کھاتے ہیں لیکن اگر مجھے کبھی پان کھاتا دیکھ لیں تو فوراً ناک بھوں چڑھائیں گے۔ پان نہیں کھانا چاہیے۔ بہت گندی عادت ہے۔ سنیما دیکھنے کے بہت شوقین ہیں، لیکن اگر میں اصرار کروں تو کہیں گے چھوٹوں کو فلمیں نہیں دیکھنا چاہیے۔ اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اسی طرح چھوٹوں کو عطر نہیں لگانا چاہیے تاکہ ان کے کپڑوں سے خوشبو نہ آئے۔ نظمیں نہیں لکھنا چاہئیں تاکہ وہ بڑے ہو کر شاعر نہ بن جائیں۔ ہنسنا نہیں چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ اُداس رہیں۔

اب رہیں بھابی، انھیں افسانہ لکھنے اور جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کا تکیہ کلام ہے لپک کے جائیو۔ جب بھی میں کمر سیدھی کرنے کے لیے لیٹتا ہوں وہ کہتی ہیں۔ ''لپک کے جائیو'' اور دل پسند بک اسٹال سے رسالہ ''سورج مکھی'' کا تازہ نمبر لے آئیو۔ اگر سورج مُکھی نہ ملے تو ''چندر مُکھی'' لے آنا۔ اگر وہ بھی نہ آیا ہو تو ''تارا مکھی'' اور ہاں پوچھتے آنا ''چالاک چور'' کا دوسرا حصّہ چھپ گیا کہ نہیں اور ''پُھرتیلا ڈاکو'' کب تک چھپ رہا ہے۔'' سارا دن ایک بک اسٹال سے دوسرے بک اسٹال تک مارا مارا پھرتا ہوں کبھی ''نقاب پوش'' حصہ اوّل کی تلاش میں اور کبھی ''پُراَسرار قلعہ'' حصہ دوم کی کھوج میں۔

بڑی بہن کو گانے بجانے کا شوق ہے۔ ان کی فرمائشیں اس قسم کی ہوتی ہیں ''ہارمونیم پھر خراب ہو گیا ہے۔ اسے ٹھیک کرا لاؤ۔ ستار کے دو تار ٹوٹ گئے ہیں اسے میوزیکل ہاؤس لے جاؤ۔ طبلہ بڑی خوفناک آوازیں نکالنے لگا

© NCERT not to be republished

ہے اسے فلاں دُکان پر چھوڑ آؤ۔ جب انھیں کوئی کام لینا ہو تو بڑی میٹھی بن جاتی ہیں۔ کام نہ ہو تو کاٹنے کو دوڑتی ہیں اور وہ طرح طرح کی فضول باتیں بناتی ہیں اس وقت میں انھیں زہر لگنے لگتا ہوں۔

لے دے کے سارے گھر میں ایک غم گُسار ہے اور وہ ہے میرا کُتّا ''موتی'' بڑا شریف جانور ہے۔ وہ نہ تو بھوتوں اور چڑیلوں کے قصّے سنا کر مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتا نہ مجھے نالائق کہہ کر میری حوصلہ شکنی کرتا ہے اور نہ اسے جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے اور نہ ستار بجانے کا۔ بس ذرا موج میں آئے تو تھوڑا سا بھونک لیتا ہے۔ جب اپنے بزرگوں سے تنگ آ جاتا ہوں تو اسے لے کر جنگل میں نکل جاتا ہوں۔ وہاں ہم دونوں تیتریوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ دادا جی اور دادی جی سے دور۔ پتا جی اور ماتا جی سے دور۔ بھابی اور بہن کی دسترس سے دور اور کبھی کبھی کسی درخت کی چھاؤں میں۔ موتی کے ساتھ ستاتے ہوئے میں سوچنے لگتا ہوں کاش! میرے بزرگ سمجھ سکتے کہ میں بھی انسان ہوں یا کاش وہ اتنی جلدی نہ بھول جاتے کہ وہ کبھی میری طرح بچّے تھے۔

(کنہیالال کپور)

سوالات

1. بزرگوں کی زیادہ نصیحتوں سے بچّوں کو کیا نقصان ہوتا ہے؟
2. مصنّف کی دادی اُسے کہاں کہاں جانے سے منع کرتی تھیں؟
3. مصنّف کے پتا جی کا کیا تکیہ کلام تھا؟
4. مصنّف کے بڑے بھائی کا چھوٹے بچّوں کے بارے میں کیا خیال تھا؟
5. مصنّف کی بھابھی اور بہن کے کیا کیا شوق ہیں؟
6. مصنّف کی بھابی کون کون سے ناول منگواتی تھیں؟

© NCERT not to be republished